

2572- منگیتر کو دیکھنے کی حد، اسے چھونے اور اس سے خلوت کرنے کا حکم اور کیا اس میں اس کی اجازت شرط ہے

سوال

میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پڑھی جس میں شادی کرنے کی نیت سے لڑکی دیکھنی جائز ہے، میرا سوال ہے کہ :
منگیتر کو دیکھنے کی حد کیا ہے، کیا مرد کے لیے اس کے بال یا مکمل سر دیکھنا جائز ہے؟

پسندیدہ جواب

شریعت اسلامیہ نے اجنبی عورت کو دیکھنے سے منع کیا ہے تاکہ نفس کی طہارت و پاکیزگی اور عفت و عصمت اور عزتیں قائم رہیں، لیکن کچھ حالات میں ضرورت اور حاجت عظیمہ کی وجہ سے شریعت اسلامیہ نے اجنبی عورت کو دیکھنے کی اجازت دی ہے۔

جس میں منگنی کرنے والے مرد کا اپنی منگیتر کو دیکھنا بھی شامل ہے کیونکہ اس کی وجہ سے ہی مرد اور عورت دونوں کی زندگی کا ایک خطرناک اور اہم فیصلہ شادی کی صورت میں ہونا ہے، منگیتر کو دیکھنے کی نصوص اور دلائل ہم ذیل میں پیش کرتے ہیں :

1- جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(جب تم میں سے کوئی ایک کسی عورت سے منگنی کرے تو اگر اس سے نکاح میں رغبت دلانے والی چیز دیکھ سکے تو اسے ایسا کرنا چاہیے) جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک لڑکی سے منگنی کی اور میں اسے دیکھنے کے لیے چھپ جایا کرتا تھا حتیٰ کہ میں نے اس کا وہ کچھ دیکھا جس نے مجھے نکاح کی دعوت دی تو میں نے اس سے شادی کر لی۔
اور ایک روایت میں ہے کہ :

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے بنو سلمہ کی ایک لڑکی سے منگنی کی اور میں اسے دیکھنے کے لیے کھجور کے تنوں میں چھپ جایا کرتا تھا حتیٰ کہ میں نے اس سے نکاح کی رغبت دیکھی تو اس سے شادی کر لی۔ صحیح سنن ابوداؤد حدیث نمبر (1832) اور (1834)۔

2- ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا تو ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہنے لگا میں نے ایک انصاری عورت سے شادی کی ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے فرمانے لگے :

کیا تم اسے دیکھا ہے؟ وہ کہنے لگا نہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : جاؤ اسے جا کر دیکھو کیونکہ انصار کی آنکھوں میں کچھ ہوتا ہے۔

صحیح مسلم حدیث نمبر (1424) سنن دارقطنی (253/3) (34)۔

3- مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک عورت سے منگنی کی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے :

کیا تم نے اسے دیکھا ہے؟ میں نے نفی میں جواب دیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے :

جاؤ اسے جا کر دیکھو کیونکہ ایسا کرنا تم دونوں کے مابین زیادہ استقرار کا باعث بنے گا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں، انہوں نے ایسا ہی کیا، راوی کہتے ہیں کہ اس سے شادی کر لی اور اس عورت کی موافقت کا بھی ذکر کیا ہے۔ سنن دارقطنی (252/3) (31-32) سنن ابن ماجہ (574/1)۔

4- سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنے آپ کو آپ کے لیے ہبہ کرتی ہوں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف دیکھا اور اپنی نظریں اوپر کرنے کے بعد نیچے کر لیں جب عورت نے دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی فیصلہ نہیں فرمایا تو وہ بیٹھ گئی۔

صحابہ کرام میں سے ایک صحابی کھڑا ہوا اور کہنے لگا اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ کو اس عورت کی ضرورت نہیں تو میرے ساتھ اس کی شادی کر دیں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

تیرے پاس کچھ ہے؟ اس صحابی نے جواب دیا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی قسم میرے پاس کچھ نہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جاؤ اپنے گھر والوں کے پاس دیکھو ہو سکتا ہے کچھ مل جائے، وہ صحابی گیا اور واپس آئے لگا اللہ کی قسم مجھے کچھ بھی نہیں ملا۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو اگر لوہے کی انگوٹھی ہی مل جائے وہ گیا اور واپس آ کر کہنے لگا اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی قسم لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں ملی، لیکن میرے پاس یہ چادر ہے اس میں سے نصف اسے دیتا ہوں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے :

اس کا تم کیا کرو گے اگر اسے تم باندھ لو تو اس پر کچھ بھی نہیں ہوگا، وہ شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ بات سن کر بیٹھ گیا اور جب زیادہ دیر بیٹھا رہا تو اٹھ کر چل دیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جاتے ہوئے دیکھا تو اسے واپس بلانے کا حکم دیا جب وہ واپس آیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے :

تجھے کتنا قرآن آتا ہے؟ اس نے جواب دیا فلاں فلاں سورۃ آتی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اسے زبانی پڑھ سکتے ہو؟ وہ کہنے لگا جی ہاں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے : جاؤ میں نے جو تمہیں قرآن کریم حفظ ہے اس کے بدلہ میں اس کا مالک بنا دیا۔

صحیح بخاری (19/7) صحیح مسلم (143/4) سنن نسائی بشرح السیوطی (113/6) سنن البیہقی (84/7)۔

منگیترا کو دیکھنے کی حد میں علماء کرام کے اقوال :

امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

جب مرد کسی عورت سے شادی کرنا چاہے اس کے لیے عورت کو بغیر اورٹھنی کے دیکھنا جائز نہیں، ہاں اس کا سر ڈھانپنے ہونے کی شکل میں صرف چہرہ اور ہاتھ اس کی اجازت اور اجازت کے بغیر بھی دیکھ سکتا ہے (یعنی چھپ کر)۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿اور اپنی زیب و زینت کو کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں سوائے اس کے جو ظاہر ہے﴾۔

کہتے ہیں کہ اس سے مراد چہرہ اور ہاتھ ہیں۔ الحاوی الکبیر (34/9)۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

جب لڑکی سے نکاح میں رغبت ہو تو اسے دیکھنا مستحب ہے تاکہ بعد میں ندامت نہ اٹھانی پڑے۔

اور ایک وجہ یہ بھی ہے کہ دیکھنا مستحب نہیں بلکہ مباح ہے، اور احادیث کی روشنی میں پہلی بات ہی صحیح ہے، دیکھنے میں تکرار اس کی اجازت اور بغیر اجازت دونوں طریقوں سے جائز ہے، اگر دیکھنا ممکن نہ ہو سکے تو کسی عورت کو اسے دیکھنے بھیجے جو اسے اچھی طرح دیکھ کر اس کی صفات مرد کے سامنے رکھے۔

اور عورت بھی جب شادی کرنا چاہے تو وہ بھی مرد کو دیکھ سکتی ہے اس لیے کہ جس طرح مرد کی پسند ہے اسی طرح عورت کی بھی پسند ہے۔

عورت کا چہرہ اور ہتھیلیاں دونوں طرف سے دیکھ سکتے ہیں اس کے علاوہ کوئی اور چیز نہیں دیکھی جاسکتی۔

روضۃ الطالبین وعمدة المفتین (19/7-20)

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے دونوں پاؤں، ہتھیلیاں، اور چہرہ دیکھنے کی اجازت ہے۔ دیکھیں ہدایۃ الجتہ ونخایۃ المقتصد (10/3)۔

ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

چہرہ، ہتھیلیاں، اور قدم دیکھنے مباح ہیں اس سے تجاوز کرنا صحیح نہیں۔ اھابن رشد نے بھی اسی طرح نقل کیا ہے جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے۔ دیکھیں حاشیہ ابن عابدین (325/5)۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایات :

— : صرف چہرہ اور ہتھیلیاں دیکھ سکتا ہے۔

— : صرف چہرہ، اور ہتھیلیاں اور ہاتھ دیکھ سکتا ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایات :

پہلی روایت : ہاتھ اور چہرہ دیکھ سکتا ہے۔

دوسری روایت : عام طور پر جو ظاہر ہو وہ دیکھ سکتا ہے مثلاً گردن، پنڈلیاں، وغیرہ۔

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے المغنی (454/7) اور امام ابن قیم الجوزیہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے تہذیب السنن (25/3-26) اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ نے فتح الباری (78/11) میں نقل کیا ہے۔

کتب خابله میں معتمد روایات دوسری ہے۔

اوپر جو کچھ بیان ہوا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جمہور علماء کرام کے ہاں منگیتر کا چہرہ، اور ہتھیلیاں دیکھنی مباح ہیں اس لیے کہ چہرہ خوبصورتی اور جمال پر یا پھر بد صورتی پر دلالت کرت ہے اور ہتھیلیاں عورت کے بدن کے نجف یا موازیر نہ ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔

ابوالفرج المقدسی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

اہل علم کے مابین چہرہ دیکھنے میں کوئی اختلاف نہیں کیونکہ چہرہ محاسن کو جمع کرنے والا اور دیکھنے کی جگہ ہے۔

منگیتر سے خلوت اور اسے چھونے کا حکم :

زیلعی رحمہ اللہ تعالیٰ کا کہنا ہے : مرد کے لیے اپنی منگیتر کے چہرہ اور ہتھیلیوں کو چھونا جائز نہیں۔ اگرچہ شہوت کا خدشہ نہ بھی ہو۔ ایک تو اس کی حرمت ہے اور پھر اس کی ضرورت بھی نہیں۔ اھ

اور درالبحار میں ہے کہ "قاضی، گواہ، اور منگیتر کے لیے عورت کو چھونا جائز نہیں، چاہے ان سب کو شہوت کا خدشہ نہ بھی ہو کیونکہ اس کی ضرورت ہی نہیں۔ اھ دیکھیں کتاب : ردالمحتار علی الدر المختار (237/5)

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

منگیتر سے خلوت کرنا جائز نہیں کیونکہ یہ حرام ہے، اور شریعت میں دیکھنے کے علاوہ کچھ وارد نہیں اس لیے یہ اپنی تحریم پر باقی رہے گی، اور اس لیے بھی کہ خلوت کی بنا پر ممنوعہ کام کے وقوع سے مامون نہیں بلکہ اس میں وقوع کا خدشہ ہے، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان تو یہ ہے :

(کوئی بھی مرد کسی عورت سے خلوت نہ کرے کیونکہ ان دونوں میں تیسرا شیطان ہوگا)۔

اور اسی طرح منگیتر کی طرف لذت اور شہوت اور رشک کی نظر سے بھی نہ دیکھے، امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک روایت میں کہا ہے :

اسے کا چہرہ دیکھے لیکن اس میں بھی لذت کی نظر نہیں ہونی چاہیے۔

مرد کے لیے بار بار نظر اٹھا کر دیکھنا جائز ہے تاکہ اس کے محاسن میں غور کر سکے کیونکہ اس کے بغیر مقصد حاصل نہیں ہوتا۔ اھ

تو اس طرح منگیتر کو دیکھنے کے متعلق :

منگنی کرنے والے مرد کے لیے اپنی منگیتر کو دیکھنا جائز ہے چاہے وہ اسے اس کی اجازت اور علم کے بغیر ہی دیکھ لے، احادیث صحیحہ اسی پر دلالت کرتی ہیں۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ فتح الباری میں کہتے ہیں :

جمہور علماء کرام کا کہنا ہے کہ : منگیتر کو دیکھنا چاہے تو اس کی اجازت کے بغیر دیکھنا جائز ہے اھ دیکھیں فتح الباری (157/9)۔

شیخ علامہ اور محدث عصر محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ تعالیٰ السلسلۃ الصحیحۃ میں اس کی تائید کرتے ہوئے کہتے ہیں :

اور اسی طرح اس کی دلالت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان (اور اگر وہ علم نہ بھی رکھتی ہو) میں بھی ملتی ہے، اور اس کی تائید صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے عمل سے بھی ہوتی ہے جنہوں نے سنت پر عمل کیا ان میں محمد بن مسلمہ، جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ شامل ہیں اس لیے کہ یہ دونوں ہی اپنی منگیتر کو دیکھنے کے لیے چھپ جاتے تھے تاکہ اس سے نکاح کی دعوت دینے والی چیز دیکھ سکیں۔ دیکھیں السلسلۃ الصحیحہ (156/1)۔

فائدہ :

ایک دوسری جگہ پر رحمہ اللہ تعالیٰ کچھ اس طرح رقمطراز ہیں :

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت سے شادی کرنا چاہی تو ایک عورت کو اسے دیکھنے کے لیے بھیجا اور اسے کہنے لگے : اس کے اگلے دانت سونگھا اور اس کی ایڑیوں کے اوپر والے حصہ کو دیکھنا۔

اس حدیث امام حاکم نے روایت کیا صحیح کہنے کے بعد کہا ہے کہ یہ مسلم کی شرط پر ہے اور امام ذہبی نے بھی اس کی موافقت کی ہے مستدرک حاکم (166/2) سنن البیہقی (87/7) اور مجمع الزوائد (507/4) میں کہا ہے کہ اسے احمد اور بزار نے روایا کیا ہے اور احمد کے رجال ثقافت ہیں۔ دیکھیں السلسلۃ الصحیحہ (157/1)۔

معنی المحتاج میں ہے کہ :

اس حدیث سے یہ انداز کیا جاسکتا ہے کہ بھیجی گئی عورت کے لیے جائز ہے کہ اس نے جو کچھ دیکھا ہے اس سے زائد بھی بیان کر لے، تو اس طرح وہ اس کے بھیجنے فائدہ حاصل کر سکتا ہے جو اسے دیکھنے سے بھی حاصل نہیں ہوگا۔ دیکھیں المعنی المحتاج (128/3)۔

واللہ اعلم.